نمازِ جمعہ سے پہلے اور بعد نماز

غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری

نماز جمعہ سے پہلے اداکیۓ جانے والی نماز کی تعدادرکعات متعین اور مقرر نہیں ،پہلے آنے والا جتنی چاہے عبادت کر سکتا ہے ۔

(١)سید نا أبوہریرہرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من اغتسل ثمّ أتی الجمعۃ فصلّی ما قدّرلہ ثمّ أنصت حتّی یفرغ الامام من خطبتہ ، ثمّ یصلّی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الأخرٰی وفضل ثلاثۃ أیام))

''جس نے غسل کیا ،پھر نماز جمعہ کےلئے آیا ، نماز پڑھی جتنی اس کے مقدر میں تھی،پھر خاموش رہا یہاں تک کہ امام اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا ،اس کے بعد امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی،اس جمعہ سے لےکر اگلے جمعہ تک اور تین دن کے مزیداس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔'' (صحیح مسلم : ٨٥٨)

(٢)سیدناسلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من اغتسل یوم الجمعۃ وتطهّر بما استطاع من طهر، ثمّ ادّهن أومسّ من طیب ، ثمّ راح فلم یفرّق بین اثنین ، فصلّی ما کتب لہ ، ثمّ اذا خرج الامام أنصت ، غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الأخرٰی))

''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا ،بقدرِاستطاعت طہارت حاصل کی ،پھر تیل یا خوشبو لگائی ،پھر جمعہ کے لئے چل دیا ،دو آدمیوں کے درمیا ن تفرق نہیں ڈالی(یعنیۓ دو اکٹھے بیٹھے ہوئے آدمیوں کے در میان سے گھس کر آگے نہ بڑھا)،پھرنماز پڑھی جو اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی،جب امام نکلا(جمعہ کیلئے)تو وہ خاموش رہا،اس جمعہ سے لیکر سابقہ جمعہ کے درمیان جو اس نے (صغیرہ) گناہ کئے ،وہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔''

(صحیح بخاری:٩١٠)

ان احا دیث سے ثابت ہوا کہ نماز جمعہ سے پہلے تعداد ِرکعات متعین نہیں ہے،جتنی جی چاہے پڑھے ۔

حافظ ابن المنذررحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ۔ (الأوسط: ٤/٥٠)

(٣)نافع کہتے ہیں:

((کان ابن عمر یطیل الصّلاۃ قبل الجمعۃ ویصلّی بعدها رکعتین فی بیتہ ویحدّث أنّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یفعل

ذٰلک))
''سیدنا ابن عمر نماز جمعہ سے پہلے لمبی نماز پڑھتے،جمعہ کے بعد اپنے گھرمیں دو رکعتیں پڑھتے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا ''۔ (سنن أبی داؤد: ١١٢٨،وسندہ' صحیح)

(٤)جبلہ بن سحیم کہتے ہیں :

أنّہ کان یصلّی قبل الجمعۃ أربعاً،لا یفصل بینھن بسلام ، ثمّ بعد الجمعۃ رکعتین ، ثمّ أربعاً۔

''سیدنا ابن عمررضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چاررکعتیں پڑھتے،ان کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ نہیں کرتے تھے،پھرجمعہ کے بعد چاررکعتیں پڑھتے تھے۔'' (شرح معانی الآثار: ١/٣٣٥،وسندہ، صحیح)

(٥)عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہماکے بارے میں بیان کرتے ہیں:

أنّہ کان یصلّی قبل أن یأتی الجمعۃ ثمان رکعات ، ثمّ یجلس فلا یصلّی شیأاً حتّی ینصرف۔

'' آپ جمعہ کو آنے سے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے ،پھر بیٹھ جاتے ،واپسی تک کچھ نہ پڑھتے''۔

(الأوسط:٣/٩٧،ح : ١٨٤٤وسندہ 'حسن)

سلم بن بشیر کی امام یحییٰ بن معین (الجرح والتّعدیل:٤/٢٦٦، وسندہ، صحیح) اور امام ابن حبان نے تو ثیق کی ہے،لٰـذا''حسن الحدیث'' ہے ۔

(٦)أبو عبدالرحمٰن السلمی کہتے ہیں:

کان ابن مسعود یأمرنا أن نصلّی قبل الجمعۃ أربعاً وبعدھا أربعاً۔

''سیدناابن عمررضی اللہ عنہما ہمیں جمعہ سے پہلے اور بعد میںچارچاررکعت ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔''

(الأوسط لابن المنذر: ١٨٨٠،وسندہ، حسن)

سفیان نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے اور عطابن السائب سے قبل الاختلاط روایت لی ہے۔

صافیہ کہتی ہیں :

رأیت صفیۃ بنت حییّیّ رضی اللّہ تعا لیٰ عنھا صلّت أربع رکعات قبل خروج الامام للجمعۃ۔

''میں نے سیدہ صفیہ بنت حییئ کو امام کے جمعہ کیلئے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے دیکھا۔''

(طبقات ابن سعد : ، ،نصب الرّایۃ:۲/۲۰۷)
اس کی سند'' ضعیف ''ہے ،صافیہ کے حالات نہیں ملے۔
(۷)نافع کہتے ہیں :
کان ابن عمر یھجّر یوم الجمعۃ ، فیطیل الصّلوٰۃ قبل أن یخرج الامام۔
''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعا لیٰ عنہماجمعہ کے دن جلدی آتے اور امام کے نکلنے سے پہلے لمبی نماز پڑھتے تھے۔''
(مصنف ابن أبی شیبۃ:۲/۱۳۱،وسندہ، صحیح)
(۸)عمران بن حدیر کہتے ہیں :
أنّہ کان یصلّی فی بیتہ رکعتین یوم الجمعۃ۔
''آپ جمعہ کے دن اپنے گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے ۔'' (مصنف ابن أبی شیبۃ:۲/۱۳۱،وسندہ، صحیح)
(۹)عبداللہ بن طاو'س اپنے باپ کے بارے میں بیان کرتے ہیں :
أنّہ کان لا یأتی المسجد یوم الجمعۃ حتّٰی یصلّی فی بیتہ رکعتین۔
''آپ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے مسجد نہ آتے تھے۔''
(مصنف ابن أبی شیبۃ:۲/۱۳۱،وسندہ، صحیح)
امام سفیان ثوری اور امام عبداللہ بن مبارک جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعتوں کے قائل ہیں ۔
(جامع ترمذی : تحت حدیث : ۵۲۳)
(۱۰)امام عبدالرزاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳/۲٤۷)
★★★ عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں امام اوزاعی کو جمعہ کیلئے جاتے ہوئے مسجدکے دروازے پر ملا ،ان کو سلام کہااور ان کے پیچھے پیچھے گیا،میں نے امام کے نکلنے سے پہلے ان کی نماز شمار کی،وہ چونتیس رکعات تھیں،آپ کا قیام ،رکوع اور سجود سب بہترین تھے''۔ (تقدمۃ الجرح والتّعدیل: ۲۱۸،وسندہ، حسن)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جمعہ سے پہلے کچھ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔
(۱)سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہماکہتے ہیں :
کان النّبیّ صلّی اللّہ علیہ وسلّم یرکع قبل الجمعۃ أربعاً
(زادالطّبرانیّ: وبعدھا أربعاً) ، لا یفصل فی شیء منھنّ۔
''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے (اور بعد)چار رکعتیں پڑھتے،درمیان میں کوئی فاصلہ نہ کرتے تھے'' (سنن ابن

ماجہ:۱۱۲۹، المعجم الکبیر للطّبرانی:۱۲/۱۰۱،ح:۱۲٦۷٤)
اس کی سند سخت ترین "ضعیف "ہے، کیونکہ :
(۱)اس میں مبشر بن عبید راوی "ضعیف ومتروک"ہے۔(۲)حجاج بن أرطاۃ"ضعیف ومدلس " ہے ۔
(۳)عطیۃ العوفی"ضعیف"ہے۔(٤)بقیہ بن ولید "تدلیس التسویہ" کا مرتکب ہے۔
حافظ نووی نے اس حدیث کو باطل(جھوٹی)قراردیا ہے۔ (خلاصۃ الأحکام : ۲/۸۱۳)
حافظ ابن قیّم الجوزیۃ لکھتے ہیں :
ھٰذا الحدیث فیہ عدۃ بلایا "اس حدیث میں کئی مصیبتیں ہیں "۔ (زاد المعاد : ۱/۱۷۰)
حافظ ابن حجر کہتے ہیں: واسنادہ، ضعیف جدّاً۔ "اس کی سند سخت ترین ضعیف ہے "۔
(التلخیص الحبیر:۲/۷٤)
زیلعی حنفی لکھتے ہیں : وسندہ واہ جدّاً فمبشّر بن عبید معدود فی الوضّاعین ، وحجّاج وعطیّۃ ضعیفان ۔
"اس کی سند سخت ترین ضعیف ہے،مبشر بن عبید راوی کا شمار احادیث گھڑنے والوں میں کیا گیا ہے ،نیز حجاج (بن أرطاۃ)اور عطیہ(العوفی)دونوں ضعیف ہیں "۔ (نصب الرّایۃ : ۲/۲۰٦)
ظفر احمد تھانوی دیوبندی صاحب نے لکھا ہے :
وکلام الھیثمیّ مشعر بأن لیس فی سند الطّبرانیّ أحد غیرھما متکلّم فیہ۔
"علامہ ہیثمی کے کلام سے پتا چلتا ہے کہ طبرانی کی سند میں ان دونوں(حجاج بن أرطاۃاورعطیۃ العوفی)کے علاوہ کوئی متکلم فیہ راوی نہیں۔" (اعلاء السّنن : ۱۸٦۲)
جبکہ واضح ہے کہ طبرانی کی سند میں مبشر بن عبید "متروک اوروضاع" راوی موجود ہے،لہٰذا بعض الناس کا اس کی سند کو "حسن" کہنانری جہالت ہے ،یاد رہے کہ بقیہ بن ولید جمہور کے نزدیک "ثقہ" ہیں ،صرف ان پر "تدلیسِ تسویہ " کا الزام ہے ۔
(۲)سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
کان رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم یصلّی قبل الجمعۃ أربعاً و بعدھا أربعاً یجعل التّسلیم فی آخرھنّ رکعۃ ۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد میں

چار چار رکعتیں پڑھتے ،سلام آخری رکعت میں ہی پھیرتے''۔
(المعجم الأوسط للطبرانی:۲/۳۶۸ح۱٦٤۰،المعجم لابن الأعرابی: ۸۷۳)
اسکی سند ضعیف ہے، کیونکہ :
(۱)اس میںأبواسحٰق السبیعی راوی ''مدلس و مختلط'' ہے۔(
۲)محمد بن عبدالرحمٰن السہمی'' متکلم فیہ ''راوی ہے ۔
اس کے بارے میں امام بخاری فر ماتے ہیں: ولا یتابع علیہ۔ ''اس کی حدیث پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''(التاریخ الکبیر: ۱/۱٦۲)
امام ابو حاتم الرازیؒ کہتے ہیں : لیس بمشھور ۔ ''یہ مشہور نہیں تھا''۔(الجرح والتّعدیل:۷/۳۲٦)
امام یحییٰ بن معین نے اسے''ضعیف''کہا ہے۔ (لسان المیزان: ۵/۲٤۵)
(۳)سیدناابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔(کشف الأستار فی زوائد البزار : ۲/۳٤۱، تاریخ بغداد : ٦/۳٦۵)
اس کی سند سخت ترین ''ضعیف ''ہے۔اس میں الحسن بن قتیبہ الخزاعی راوی ہے ،اسکو امام دار قطنی نے''متروک الحدیث'' کہاہے۔ (العلل:۵/۳٤۷) نیز'' ضعیف'' بھی کہا ہے ۔ (سنن دار قطنی : ۱/۷۸ ، العلل : ۷/۱۲۹) ،امام ابو حاتم کہتے ہیں: لیس بقویّ الحدیث ، ضعیف الحدیث ۔(الجرح والتّعدیل:۳/۳۳)
حافظ عقیلی نے''کثیرالوہم''کہا ہے۔ (الضعفائ:۱/۲٤۱) ،ذہبی نے''ھالک''کہا ہے ۔ (المیزان :۱/۵۱۹)
اس میں سفیان کی ''تد لیس ''بھی ہے ،نیزاسحٰق بن سلیمان البغدادی کی'' تو ثیق'' مطلوب ہے ۔
(٤)عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کان رسول اللّٰہ علیہ وسلّم یصلّی قبل الجمعۃ وبعدھا أربعاً ۔
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد چار رکعتیںپڑھتے تھے ۔''
(المعجم الأوسط للطبرانی: ۳۹۷۱)
اس کی سند'' ضعیف ومنقطع''ہے ،ابو عبیدہ کا اپنے باپ عبداللہ بن مسعود سے ''سماع'' نہیں ہے .
حافظ ابن حجر کہتے ہیں : والرّاجح أنّہ لا یصحّ سماعہ من أبیہ ۔

''راجح بات یہ ہے کہ اس کا اپنے باپ سے کوئی سماع نہیں ہے''
(تقریب التّہذیب : ۸۲۳۱)
نیز سلمان بن عمرو بن خالدالرقیؒ کی ''توثیق'' مطلو ب ہے۔
(۵)قال أبو الحسن عبد الرحمن بن محمّد بن یاسر فی ((حدیث أبی القاسم علیّ بن یعقوب))عن اسحٰق بن ادریس ثنا أبان ثنا عاصم الأحول عن نافع عن عائشۃ أنّ النّبیّ صلّی اللّہ علیہ وسلّم کان یصلّی قبل الجمعۃ رکعتین فی أھلہ ۔
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے ۔''
یہ روایت موضوع(من گھڑت)ہے ۔
علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: باطل موضوع وآفتہ اسحٰق ھذا وھو الأسواری البصریّ قال ابن معین :کذّاب یضع الحدیث ۔
'' یہ جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے ،اس میں اسحٰق (بن ادریس)اسواریؒ بصری راوی کی وجہ سے آفت ہے ،اس کے بارے میں امام یحیٰی بن معین کہتے ہیں کہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا ہے اور احادیث گھڑتا تھا''(الأجوبۃ النّافعۃ ، ص : ۲٤)
(٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابو عبیدہ کہتے ہیں :
کان یصلّی قبل الجمعۃ أربعاً ۔''آپ جمعہ سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے ۔''(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۲/۱۳۱)
اس کی سند'' ضعیف ''ہے ،ابو عبیدہ کا اپنے باپ سے کوئی سماع نہیں ہے ۔
مصنف عبدالرزاق(۵۵۲٤) میںقتادہ نے ابو عبیدہ کی متابعت کر رکھی ہے ،یہ بھی ضعیف ہے ،کیونکہ قتادہ کا ابن مسعود سے سماع نہیں ہے ۔
(۷) ابو اسحق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔
(مصنف عبد الرزاق:۵۵۲٤ ، المعجم الکبیر للطبرانی : ۹/۳۱۰)
اسکی سند'' ضعیف ''ہے ،ا س میں عبدالرزاق اور أبو اسحٰق کی ''تد لیس ''ہے ۔
(۸)ابراہیم نخعی کہتے ہیں : کانوا یصلّون قبلھا أربعاً ۔
''(صحابۃ وتابعین)جمعہ سے پہلے چار رکعتیںپڑھتےؔ تھے ۔''(مصنف ابن أبی شیبۃ:۲/۱۳۱)

اسکی سند ''ضعیف'' ہے ، حفص بن غیاث اور اعمش دونوں ''مدلس '' ہیں ۔

جمعہ کے بعد نماز

جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں ،چار بھی پڑھی جا سکتی ہیں ،دو پڑھ کر پھر چاریعنی چھ بھی پڑھی جا سکتی ہیں ، گھر میں پڑھیں یا مسجد میں ،دونوں صورتیں جائز ہیں۔

(۱) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہماسے روایت ہے:

کان لا یصلّی بعد الجمعہ حتّی ینصرف ، فیصلّی رکعتین فی بیتہ ۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر لوٹ کر دو رکعتیںاداکرتے۔''

(صحیح بخاری : ۹۳۷، صحیح مسلم : ۸۸۲)

امام ترمذی اس حدیث کے تحت فرماتے :

والعمل علی ھٰذا عند بعض أھل العلم،وبہ یقول الشّافعیّ وأحمد ۔

''بعض اہلِ علم کا اس پر عمل ہے ،امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے''۔ (ترمذی تحت : ۵۲۱)

(۲)سید ناابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا صلّی أحدکم الجمعہ فلیصلّ بعدھا أربعاً ۔

''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے ،تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے''۔ (صحیح مسلم : ۸۸۱/۶۷)

صحیح مسلم (۸۸۱/۶۹)ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من کان منکم مصلّیاً بعد الجمعہ فلیصلّ أربعاً ۔

''تم میں سے جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے ،وہ چار رکعتیںپڑھے''

(۳)ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے مجھے بتایا کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہماکو جمعہ کے بعد نماز پڑھتے دیکھاکہ آپ اپنی جمعہ والی جگہ سے تھوڑا ساسرک جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے ،پھر اس سے زیادہ چلتے اور چار رکعتیں ادا کرتے ،میں نے عطا سے پوچھا کہ آپ نے کتنی مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا،تو کہا، کئی مرتبہ۔ (سنن أبی داؤد:۱۱۳۳، جامع ترمذی : ۵۲۳ ، وسندہ، صحیح)

حافظ نووی نے اس کی سند کو'' صحیح ''کہا ہے ۔ (خلاصہ

الأحکام : ۲/۸۱۲)
(٤) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں:
کان اذا کان بمکّۃ فصلّی الجمعۃ تقدّم ، فصلّی رکعتین ، ثمّ تقدّم ، فصلّی أربعاً، واذا کان بالمدینۃ صلّی الجمعۃ ، ثمّ رجع الیٰ بیتہ فصلّی رکعتین ولم یصلّ فی المسجد، فقیل لہ: فقال:کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یفعل ذٰلک ۔
''عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہماجب مکہ میں ہوتے اور جمعہ پڑھتے تو(تھوڑا سا)آگے ہو کر دو رکعتیںپڑھتےـ اور جب مدینہ میں ہوتے توجمعہ پڑھ کر گھر لوٹ آتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے ،مسجد میں نہ پڑھتے،ان سے پوچھا گیا تو فرمایا ،رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔''(سنن أبی داؤد:۲۲۳۰،وسندہ، صحیح)
حافظ نووی نے اس کی سند کو'' صحیح ''کہا ہے۔ (خلاصۃ الأحکام : ۲/۸۱۲)
فائدہ : سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ پیش کی جاتی ہے :
أنّہ کان یکرہ أن یصلّی بعد صلوۃ الجمعۃ مثلھا ۔
''آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اسی طرح کی (دو رکعت)نماز پڑھنا نا پسند کرتے تھے ۔''
(شرح معانی الآثارللطّحاوی:۱/۳۳۷)
اس کی سند سفیان ثوری اوراعمش کی'' تدلیس'' کی وجہ سے''ضعیف'' ہے۔
(۵)جبلہ بن سحیم کہتے ہیں:
انّہ کان یصلّی قبل الجمعۃ أربعاً لا یفصل بینھنّ بسلام ، ثمّ بعد الجمعۃ رکعتین ، ثمّ أربعاً ۔
''ابن عمر رضی اللہ عنہماجمعہ سے پہلے چاررکعتیں پڑھتے،ان میںسلام کے ساتھ فاصلہ نہ ڈالتے ،پھر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے، پھر چار پڑھتے ۔'' (شرح معانی الآثار:۱/۳۳۵،وسندہ، صحیح)
(٦)ابو عبد الرحمٰن السلمی کہتے ہیں: کان ابن مسعود یأمرنا أن نصلّی قبل الجمعۃ أربعاً وبعدھا أربعاً ۔
''سیدناعبداللہ بن مسعود ہمیں نماز جمعہ سے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔''
(الأوسط لابن المنذر:۱۸۸۰،وسندہ، حسن)

عبداللہ بن حبیب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ
جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے ۔(مصنف ابن أبی شیبہ:
۲/۱۳۳)اس کی سند'' ضعیف ''ہے ،اس میں شریک اور ابو اسحٰق
دونوں'' مدلس'' ہیں ۔
ابو عبیدہ کہتے ہیںکہ عبد اللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ جمعہ کے
بعد چار رکعتیںپڑھتے تھے ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ:۲/۱۳۳)اسکی
سند'' ضعیف ''ہے ،ابو عبیدہ کا اپنے باپ سے کوئی سماع نہیں ۔
مسیب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے
بعد چار رکعتیںپڑھتے تھے ۔
(مصنف ابن أبی شیبہ:۲/۳۳وسندہ، صحیح)
علقمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود جمعہ کے بعد چار اکٹھی
رکعات ادا کرتے ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ:۲/۱۳۳)
اسکی سند'' ضعیف ''ہے ،اس میں حجاج بن ارطاہ''ضعیف
ومدلس '' اورحماد بن ابی سلیمان'' مختلط ''اور ابراہیم نخعی''
مدلس'' ہے، لہٰذا سند'' ضعیف ''
ابوحصین کہتے ہیں: رأیت الأسود بن یزید صلّی بعد الجمعہ
أربعاً ۔
''میں نے اسود بن یزید کو دیکھا ،آپ نے جمعہ کے بعد چار رکعتیں
پڑھیں۔''
عمران بن حدیر کہتے ہیں : اذا سلّم الامام صلّی رکعتین یوم
الجمعہ ، واذا رجع صلّی رکعتین
''ابو مجلزجب جمعہ کے دن امام سلام پھیرتا تو دو رکعتیں
پڑھتے ،پھر واپسی کے وقت دو رکعتیں ادا کرتے۔''
(مصنف ابن أبی شیبہ:۲/۱۳۳،وسندہما صحیح)
جمعہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار رکعتیں
پڑھنا ثابت نہیں ہے،جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ۔
ابو عبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے: أنّہ کان یصلّی بعد الجمعہ
ستّاً ۔
''سیدنا علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔''
(تقدمہ الجرح والتّعدیل:۱٦۷،وسندہ، صحیح)
ابو بکر بن ابی موسیٰ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
کے بارے میں کہتے ہیں :
انّہ کان یصلّی بعد الجمعہ ستّ رکعات ۔
''آپ جمعہ کے بعد چھہ رکعات ادا کرتے تھے ۔'' (مصنف ابن أبی

شیبہ:۲/۱۳۲وسندہ، صحیح)

ابراہیم نخعی کہتے ہیں : صلّ بعد الجمعۃ ركعتین ، ثمّ صلّ بعد ما شئت ۔

''جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھ ،پھر اس کے بعد جتنی چاہے پڑھتا رہے''

(مصنف ابن أبی شیبہ:۲/۱۳۲وسندہ، حسن)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں : ان شئت صلّیت أربعاً ، وان شئت صلّیت ستّ ركعات مثنٰی مثنٰی،كذا أختار أنا،وان شئت صلّیت أربعاً فلا بأس۔

''اگر چاہے تو چار پڑھ اور چاہے تو چھ پڑھ، دو دو کر کے، یہ مجھے پسند ہے ،اگر چاہے تو چار پڑھ لے اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔'' (مسائل أحمد لابنہ عبداللہ : ۱۲۳)

امام ابن المنذر فرماتے ہیں :

ان شاء صلّی ركعتین ، وان شاء أربعاً ، ویصلّی أربعاً یفصل بین كلّ ركعتین بتسلیم أحبّ الیّ۔

''نماز جمعہ ادا کرنے والا چاہے تو دو رکعتیں پڑھے،چاہے چار ،چار پڑھے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا مجھے زیادہ پسند ہے ''۔

(الأوسط لابن المنذر:٤/١٢٧)